Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحب العصر و الزمان ادرکنی

بچایا دین نبیؐ کام کر گئی زینبؑ
کہیں حسینؑ نبی اور کہیں علیؑ زینبؑ
بڑی مصیبتیں نہ سر آپہ بھی پڑیں لیکن
پڑی جو تجھ پہ کسی پہ نہیں پڑی زینبؑ

پُر درد نوحہ جات

بیاضِ ناصر العزا

برصغیر کی مشہور زمانہ انجمن کے منتخب کلام :-

انجمن ناصر العزاء رجسٹرڈ

مرتبہ و مؤلف : محمد وصی خاں ۔ صدر مرکزی تنظیم عزاء رجسٹرڈ

پیشکش :- علمدار حسین اسلم

جنرل سیکریٹری : انجمن ناصر العزاء رجسٹرڈ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذر

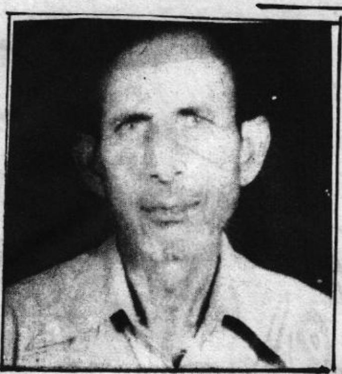

اراکین انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ اپنے مجموعہ نوحہ جات کو بیاضِ صدائے زہراؑ کی شکل میں اس حقیر ہدیہ کو شمعِ حسینیتؑ سے لو لگانے والے اُن پروانوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو خود مٹ گئے۔ مگر اس شمع کو بادِ مخالف کے تھپیڑوں سے بجھنے نہ دیا۔ بی بیؑ آپ اپنے ان ماتم داروں کو ہمیشہ خوش اور آباد رکھیئے جو آپ کے مظلوم لالؑ کے غم میں ہمہ وقت یا حسینؑ یا حسینؑ ہائے حسینؑ یا حسینؑ کرتے رہتے ہیں۔

حسین احمد

نام کتاب	بیاضِ صدائے زہراؑ
مرتبہ	محمد وصی خاں
ناشر	محفلِ حیدری ناظم آباد
پیشکش	عاشمہ دار حسین اسلم
طباعت	مشہور آفسیٹ پریس کراچی
قیمت	6/= روپیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قوتِ عزم و عمل بھی رہے ایمان رہے
اور کچھ بھی نہ تمنائے حسینؑ بن علیؑ

حق نے جو تم کو عطا کی ہے وہی شان رہے
چاہتے یہ تھے مسلمان، مسلمان رہے

مؤلفہ و مرتبہ بیاض

محمد وصی خاں

صدر مرکزی تنظیمِ عزادار رجسٹرڈ

صدر انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ۔ صدر محفلِ حیدری ناظم آباد ۴

سرپرست

انجمن نوجوانانِ حیدری ـــ انجمن غلامان علیؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محفلِ حیدری ناظم آباد کے دو خصوصی پروگرام

جلوس علم بیادگار حضرت عباس علمبردار

بتاریخ ۸ محرم الحرام **مقام محفلِ حیدری ناظم آباد نمبر ۴ بوقت ۴ بجے۔**

بعد ختم مجلس ایک منتی جلوس علم حضرت عباس علمبردار برآمد ہوتا ہے جو ناظم آباد نمبر ۴ نمبر ۲ فردوس کالونی سے گزرتا ہوا امام بارگاہ شاہِ کربلا رضویہ کالونی میں اختتام پذیر ہوگا اس جلوس کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں کافی تعداد میں منتی علم چڑھائے جاتے ہیں اور جگہ جگہ مختلف حضرات کی طرف سے نیاز و تبرک تقسیم کیے جاتے ہیں لوگوں کی منتیں بکثرت پوری ہوتی ہیں۔ خصوصاً حصولِ اولاد کی منتیں مستورات کافی تعداد میں دعائیں اور منتیں مانگنے کے لئے، شرکت کرتی ہیں اور ائمۂ اطہارؑ اور بی بی سیدہ کے صدقہ میں پوری ہوتی ہیں۔ حنفی العقیدہ حضرات خصوصی طور پر اس جلوس میں شریک ہوتے ہیں اور اپنے دامن مراد کو بھرتے ہیں آپ بھی شریک ہوکر اعجاز حسینیؑ سے اپنے دامن مراد کو بھر لیجئے۔

شب بیداری۔ شب عاشورہ۔

شب عاشورہ ۹ بجے شب سے کراچی کی مشہور ماتمی انجمنیں تمام رات نوحہ خوانی و سینہ زنی کریں گی اس شب عزاخانہ میں تابوت امام مظلوم علیہ السلام کی زیارت کرائی جاتی ہے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ہوگی۔ اس کے بعد مجلس ہوگی بعد ختم مجلس جلوس تعزیہ علم و تابوت برآمد ہوکر گولیمار جعفریہ امام بارگاہ جائے گا۔ اس شب عزاخانہ میں تمام رات سوگواران حسین کا اژدھام رہتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے باب رحمت کھلا رہتا ہے آپ بھی شریک ہوکر بی بی فاطمہؑ اور بی بی زینبؑ کے صدقے اپنے دامن مرادوں سے بھر لیجئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاتحہ برائے ایصال ثواب محمد وصی خان و وصی حیدر دیگر مومنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحب العصر و الزمان ادرکنی

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	اضافی سرِ ورق	۱
۲	نذرِ عقیدت ۔ حسینؑ احمد	۲
۳	فوٹو مولف محمد وصی خان	۳
۴	خوشنوخ مرزا ۔ ہمارے صاحب بیاض	۱۱
۵	لمحہ فکر از ۔ خوشنرخ مرزا	۱۲
۶	پیش لفظ محمد وصی خان	۲۰
۷	مقدمہ علمدار حسین اسلم	۲۷
۸	شہؑ کا پیغام ہے سبھی کے لئے	۳۶
۹	سنبھالے نیمچے گھوڑوں پہ دو جرار بیٹھے ہیں	۳۰
۱۰	ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہؑ کے غمخواروں پہ	۳۲
۱۱	اے کاش یہ مآل تمنّا دکھائی دے	۳۳
۱۲	کونین کی دولت نہ مجھے میرے خدا دے	۳۴
۱۳	جو دلِ غمِ شبیرؑ میں دلگیر نہیں ہے	۳۵

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۴	مورے لال تجھے میں ڈھونڈوں کہاں	۳۶
۱۵	بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے	۳۷
۱۶	جب لیے زینبؑ نے بوسے گردنِ شبیرؑ کے	۳۹
۱۷	آؤ کہاں ہو بالی سکینہؑ	۴۱
۱۸	جل چکے ہیں خیام واویلا	۴۳
۱۹	مہہ زہراؑ جو آیا کربلا میں مہماں ہو کر	۴۴
۲۰	غربت میں کوئی بھائی بہن سے جُدا نہ ہو	۴۵
۲۱	تھی لاشۂ شبیرؑ پہ زینب کی دہائی	۴۶
۲۲	جب رن میں چھدا ہو گا سینہ علی اکبرؑ کا	۴۷
۲۳	لاشے پہ سکینہؑ کے یہ ماں کہتی تھی رو کر	۴۸
۲۴	ماں کہتی تھیں قربان تمہارے علی اصغرؑ	۴۹
۲۵	کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دکھیاری ماں کی صدا ہے	۵۰
۲۶	دین کو بچاتے فتنہ و شر سے	۵۱
۲۷	شہؑ دیں سے جنت کے بے قبالے	۵۱
۲۹	زمانہ طالب بیعت ہوا ہے دیکھئے کیا ہو	۵۲
۳۰	تنہا نہیں ہے زینبؑ دلگیر کی آواز	۵۵
۳۱	شر پہ آمادہ ستمگر ہیں خُدا خیر کرے	۵۳
۳۲	انقلابِ آسمانی دیکھئے	۵۴

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۳	تجھے سفر سے زینبؑ دلگیر لائی ہے	۵۵
۳۴	ٹال دیتے غمِ شبیرؑ جو ٹالا جاتا	۵۶
۳۵	سوائے فاطمہ زہراؑ نہیں کوئی زینبؑ	۵۷
۳۶	نامِ حسینؑ تیری حد تک کافر دل بھی مسلماں ہے	۵۷
۳۷	وہ ترا خلوص محکم وہ زمیں کربلا کی	۵۸
۳۸	سر وہی منزلِ تسلیم و رضا کرتے ہیں	۶۰
۳۹	قلم اٹھاؤ نظر سوچ کر خدا کے لئے	۶۰
۴۰	سمٹی رہی تجلیِ وحدت تمام رات	۶۱
۴۱	اٹھا غمِ اکبرؑ کا لاشہ دیکھئے	۶۱
۴۲	بے کسی کا شہؑ کی چرچا رہ گیا	۶۲
۴۳	دنیا میں ہر وجود کے مشکل کشا علیؑ	۶۳
۴۴	سجدہ گاہِ دردمندانِ جہاں ہے کربلا	۶۴
۴۵	بہت مصائبِ تازہ یہ نوحہ خوانی کی	۶۵
۴۶	کربلا میزانِ ایثار و وفا تیرا حسینؑ	۶۶
۴۷	ابھی بھولی نہیں تاریخ وہ درد آفریں منظر	۶۷
۴۸	درِ شبیرؑ تک آؤ تو حق کا نام ملتا ہے	۶۸
۴۹	شبیرؑ نے دشتِ غربت میں گھر بار لٹا کر چھوڑ دیا	۶۸
۵۰	آئینہ ہے صبر شہِ تشنہ دہانی ہے تو ہو	۶۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۱	خاک پہ تربت بنا کر اصغرؑ بے شیر کی	۷۰
۵۲	شعور و فکر کے جب بھی چراغ جلتے ہیں	۷۱
۵۳	دینِ حق مذہبِ باطل سے جُدا ہو تو سہی	۷۱
۵۴	بانیٔ سلسلۂ رسمِ عزا ہے زینبؑ	۷۲
۵۵	مرگِ عباسؑ نے چھینا دل پہ عزم کا جبر	۷۳
۵۶	ساماں کہیں نظر نہیں آتا ہے چین کا۔	۷۵
۵۷	اک روایت غم کی کرتا ہوں بیاں میں مختصر	۸۰
۵۸	اَنَا مِنَ الحسینؑ سے یہ بات آشکار ہے۔	۸۳
۵۹	کربلا دین کی حقیقت ہے۔	۸۴
۶۰	کعبہ میں یہ کیا تیری نظر ڈھونڈ رہی ہے	۸۵
۶۱	خاک پہ لاشیں پڑی ہیں کربلا خاموش ہے	۸۷
۶۲	غمِ حسینؑ میں جتنا بھی روئیے کم ہے۔	۸۸
۶۳	ہائے اصغر تجھے کہاں پاؤں۔	۸۹
۶۴	لڑنے کے لئے رن میں جو فرزند لا ہارے	۹۱
۶۵	در حال شہزادہ علی اکبرؑ	۹۲
۶۶	اسلام کا دعویٰ آساں ہے ایماں کا لانا مشکل ہے	۹۳
۶۷	مسلمانوں تمہاری مہربانی	۹۵
۶۸	کربلا والے مظالم سہہ گئے۔	۹۶

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۹	جامِ کوثر ہاتھ میں لب پر علیؑ کا نام ہے	۹۶
۷۰	رہِ وفا میں جو خود کو مٹا نہیں سکتے	۹۸
۷۱	محفلِ ساقیٔ کوثر سے جو پی کر نکلے	۹۹
۷۲	کہہ کے یہ تربت سے اُٹھے شاہِ دیں آرام سے	۱۰۰
۷۳	دیکھو یہ علم شانِ نبیؐ شانِ علی ہے	۱۰۱
۷۴	بیکس ستم رسیدہ و تشنہ دہاں بھی تھا	۱۰۲
۷۵	خونِ حسین ٹپکا زمیں پر جگہ جگہ	۱۰۳
۷۶	خون میں ڈوبا جلتی زمیں پر لاشۂ سرور پڑا ہوا ہے	۱۰۴
۷۷	زینبؑ دکھیا بن کر بل ما۔ کھڑی پکاری بیرن ہو۔	۱۰۵
۷۸	یہاں پہ حکم تغیر بھی چل نہیں سکتا	۱۰۷

بہنوں کے لئے نایاب تحفہ

بیارحمِ تسکینِ زینبؑ حصہ اوّل و دوم

قیمت فی حصہ ۵ روپیہ۔ سوز۔ سلام۔ رباعی اور مرثیوں سے
تاریخ وار مجالس کا نایاب مجموعہ۔ مشہور زمانہ ہندوستان
و پاکستان کے اساتذہ کے بستوں سے منتخب کیا ہوا کلام
مرتبہ۔ محمد وصی خاں صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمارے نائب صدر

سید تقی حیدر رضوی صاحب

کربلا میں آپ بھی ہوتے تو ہوتے کس طرف
ایک جانب ہیں مسلماں ایکطرف اسلام ہے
امتحاں شبیر کا کربِ و بلا میں ہو چکا
حشر تک اب امتحانِ عالمِ اسلام ہے

معجز جونپوری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمارے صاحب بیاض

جن کی پر درد آواز فضاء میں سکونِ قلبِ زہراؑ اور ثانیٔ زہراؑ اشکبار گونجا کرتی ہے۔

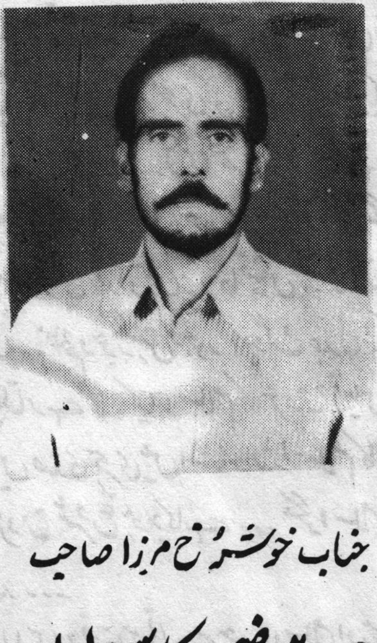

جناب خوشنود مرزا صاحب

سودا جب ہو ضمیر کا سن لو اے دوستو

قائم رہو حسینؑ کے اِنکار کی طرح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لمحۂ فکر

چودھویں صدی ہجری ختم ہو کر پندرہویں صدی ہجری کے دوسرے محرم کی آمد آمد ہے۔ پندرہویں صدی کہ جس کے استقبال کے لئے کمیٹیاں بنائی گئیں اور جسکی آمد خوشیوں۔ نیکیوں اور اسلام کی نشاط ثانیہ کا پیش خیمہ تصور کیا جا رہا ہے۔ وہ ہجری بھی گئی اور تقریباً ایک سال بیت بھی گیا تو کیا آئے بھی وہ۔ گئے بھی وہ۔۔ تو کیا ختم فسانہ ہو گیا۔؟۔

لوگ پوچھتے ہیں کہ پندرہویں صدی ہجری تو آ گئی مگر عالم اسلام کے تو وہی لیل و نہار ہیں۔ وہی عداوتیں۔ رفاقتیں۔۔ نا اتفاقیاں۔۔ نا چاقیاں نفاق ریشہ دوانیاں۔۔ ظلم و جبر۔ فسق و فجور۔ جنگ و جدل۔ کشت و خون۔ کیا یہ سب یوں ہی چلتا رہے گا۔ کیا اسلام کا عروج نہیں ہو گا۔

پندرہویں صدی ہجری میں انشاءاللہ اسلام کا عروج ضرور ہو گا بلکہ اسلام کا عروج شروع ہو چکا ہے۔۔۔ مگر اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد۔۔۔

اور کربلا اس وقت ہوتی ہے جب اسلام اور مسلمان الگ الگ کر دیئے جائیں۔۔ مجھ صاحب جونپوری نے کیا خوب کہا ہے۔

کربلا میں آپ بھی ہوتے تو ہوتے کس طرف
ایک جانب ہیں مسلماں ایک طرف اسلام ہے

اور مسلمانوں کے مقابل ایک طرف اسلام تب ہی ابھرا جب حسینؑ نے اپنی صفوں سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھی نام نہاد مسلمانوں کو نکال پھینکا تھا۔۔اور یہ ہر دور کے مسلمان کے لیئے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔وہ مسلمان خواہ حسینؑ ہی کے کیمپ میں ہونے کا دعویدار کیوں نہ ہو۔!

کربلا عظیم قربانیوں ایثار و فاکیشیوں کی معراج ہے۔ذاتی منافع رشتوں۔محبتوں۔مامتائیں۔جذبوں اور خواہشات کی قربانی کا نام ہے عظیم کامیابیوں کے لیئے وقتی فائدوں سے پرہیز کا نام ہے۔اپنے اللہ پر پختہ یقین امام وقت پر ایمان۔عقیدہ پر حق الیقین اور حق پر غیر متزلزل ثابت قدمی کا نام ہے۔

کربلا جذبات پر عقل کی فتح۔خواہشات پر صبر کی حکومت اور طاقت پر اصولوں کی فرمانروائی کا نام ہے ادھر جب اتنے جذبوں۔اتنی خواہشوں کے آگ کے دریا سے کوئی ڈوب کر اُس پار ابھرتا ہے۔تب وہ حسینی کہلاتا ہے اور تب وہ کرب و بلا کو سر کرکے زینبؑ کے سلام کا مستحق ہوتا ہے۔

ہے ہمت کسی میں ؟ ھل من ناصرٍ ینصرنا کی صدا آج بھی کربلا کی فضاؤں سے آرہی ہے۔ہے کسی میں ہمت لبیک کہنے کی۔۔۔؟

اپنے فریج۔اپنے ٹی وی۔اپنے کیسٹ۔اپنے بنگلے۔بزنس عہدے کرسی۔بیوی بچے۔چھوڑ کر لبیک کہنے کی ہے ہمت کسی میں ۔؟

۔ ایک جانب ہیں مسلمان ۔۔اس ساز و سامان کے ساتھ۔۔اور طرف اسلام ہے زہیر ابن قینؑ اور حبیب ابن مظاہر ہیں۔ایک اسلام کا میمنہ ہے اور اسلام کا میسرہ ہے۔ دونوں آگ کے دریا کو پار کرکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کربلا آئے ہیں۔

سوئی کے ناکہ سے اونٹ کا نکل جانا آسان ہے مگر کربلا میں حسینؑ کے قدموں میں پہنچنا بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے انسان کو اپنے اندر مسلسل سفر کی ضرورت ہے۔۔۔ حسینؑ کی طرف سفر۔۔۔

حسین علیہ السلام کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے کربلا کے میدان میں ایک نمایاں سُرخ لکیر کھینچ کر اسلام اور مسلمان کو الگ الگ کر دیا۔ اور درباروں سے نامِ نہاد تقدس کو نکال باہر کر دیا۔ حسینؑ کی فتح مبین یہ ہے کہ انھوں نے امامت کی جنگ لڑ کر یہ ثابت کر دیا کہ امامت منجانب اللہ ایک صفت اور ایک عہد ہے۔ مالِ غنیمت نہیں کہ جسے مسلمان حملہ کر کے لوٹ لے جائیں۔ اور نہ صرف یزید بلکہ ہر فرعون وقت کو ایسی شکست فاش دی کہ پھر کوئی آج تک طلب بیعت نہ کر سکا۔

پندرہویں صدی ہجری کا المیہ یہ ہے کہ مسلمان آج بھی اسلام اور مسلمان کا فرق نہ سمجھ سکا۔ مسلمان "تاریخ مسلم" اور "تاریخِ اسلام" میں تمیز نہ کر سکے۔ اور مسلمانوں کی تاریخ کو تاریخ اسلام سمجھ بیٹھے۔

حالانکہ اسلام کو سب سے طویل اور شدید جنگ مسلمانوں سے لڑنا پڑی ہے۔ جو آج تک جاری ہے۔

خواہ ۵۵ ہجری میں دربار میں لڑی جائے یا ۶۱ ھجری میں کربلا کے میدان میں اور کوفہ و شام کے بازاروں میں یا پندرھویں صدی ھجری میں ایران میں لڑی جائے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نامِ نہاد مسلمان کے مقابلہ میں اسلام صبر و قربانی سے جنگ لڑتا ہے یہی وجہ تھی کہ اسلام کا علم حسینؑ نے عباسؑ جیسے صبر و شجاعت کے پیکر صاحب کردار کے ہاتھ میں دیا تھا۔ اس علم کو اب کوئی بے صبرا، بزدل اور بد کردار نہیں بلند کر سکتا۔ حسینؑ کی صدائے استغاثہ پر لبیک کہنے والے دعویدار کان کھول کر سن لیں اور سمجھ لیں کہ حسینؑ عصرِ عاشورہ کو صدائے استغاثہ بلند کرنے سے پیشتر شبِ عاشور شمع گل کر چکے ہیں۔ کمزور کردار والوں کے لئے وہ شمع آج بھی گل ہے اور ان کا مقدر صرف اور صرف تاریکی ہے حسینؑ نے سیکڑوں رجا وی اور بنی صدور کو مکہ سے کربلا کی مہیب ۹ راتوں تک ساتھ دیتے رہے تھے شمع گل کر کے اپنی صفوں سے نکال باہر کر دیا تھا۔

ایسے لوگوں کو کہ جو نکلنے کے بعد بھی حسینؑ کے مخالف نہ تھے ۔۔ مگر خیمۂ حسینیؑ سے اُٹھ آنے والے گردِ کار وان کی طرح اٹھ کر بیٹھ گئے اور ہمارے لئے ایک لمحۂ فکریہ بن گئے۔

خوشرُخ مرزا

۲۶، اکتوبر ۱۹۸۰ء

مطابق ۷، ۳، ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ

جناب محمد وصی خان کا تعلیمِ آلِ محمدؐ کو عام کرنے میں اقدام

محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فضائل اور مناقب پر تحقیقی کتابیں

(۱) بیاض تسکین زینبؑ :- سوز۔ سلام۔ رباعی اور مرثیوں سے تاریخی مناسبت سے ترتیب دی ہوئی نایاب و بے مثال مجالس کا مجموعہ بہنوں کے لئے نایاب تحفہ دو حصہ قیمت ۱۵ روپیہ۔

(۲) بیاض تسکین زہراؑ حصہ اول دوم۔ سوم۔ چہارم اور پنجم قیمت ۱۲ روپیہ کراچی کی مایۂ ناز انجمن کے نوحہ جات کا بے مثال مجموعہ۔ ان بیاضوں میں تمام مشہور زمانہ کلام موجود ہیں۔

(۳) حسینؑ ہی حسینؑ حصہ اول و دوم قیمت ۲۰ روپیہ واقعات کربلا پر ایک نایاب کتاب جس میں بے مثال جواہر پارے مختلف کتابوں سے حاصل کر کے یکجا کئے گئے ہیں۔

(۴) اولیاء و شعراء عظام آستانۂ مولا علیؑ پر قیمت ۲۰ روپیہ۔ مشہور زمانہ اولیائے کرام کے قلم سے تحریر کردہ نذرانۂ عقیدت جو امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے والہانہ محبت اور عقیدت ظاہر کرتے ہیں۔ (۵) تشکیلِ پاکستان میں شیعیانِ علیؑ کا حصہ مکمل چار سیٹ قیمت ۱۲۰ روپیہ۔ ایک دستاویزی کتاب جو اسلاف کے کارناموں کو پیش کرتی ہے۔ (کتابیں ملنے کا پتہ۔

محفلِ حیدری ناظم آباد نمبر (۴) کراچی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

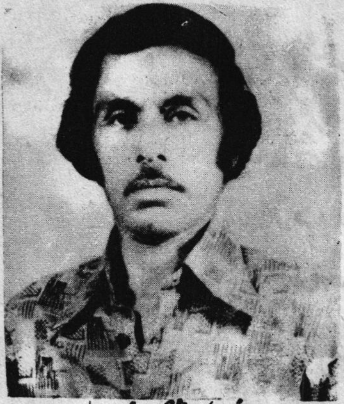

مرزا نوازش حسین

شاہ رخ مرزا

معاون

صاحب بیاضی

سید اختر حسین عابدی

سید ہمایوں خورشید رضوی

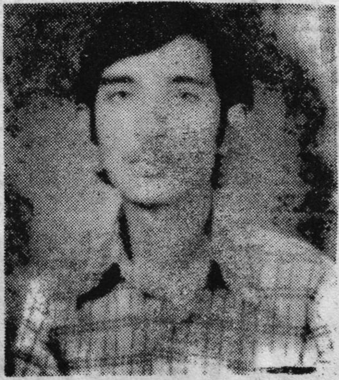

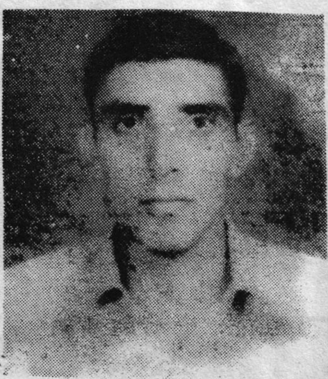

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شبیرؑ کا ماتم چاند میں ہے شبیرؑ کا ماتم تاروں میں

شہادتِ حسینؑ کی تفصیلات پر مطلع ہوتے ہی عالمِ اسلامی کے ہر فرد کے دل میں غم و غصہ کا طوفان برپا ہو گیا ہر مسلمان کے گھر سے "ہائے حسینؑ" کی آواز ہونے لگی اور اس امرِ عظیم کے ارتکاب کے جو لوگ ذمہ دار تھے اُن سے نفرت و بیزاری کا اظہار ہونے لگا۔ مظلومیت کا بے پناہ اثر دفضائے عالم پر چھا گیا معلوم ہوتا تھا۔ کائنات کا ذرہ ذرہ محوِ انسانیت کے غم میں سوگوار ہے۔ دنیا میں یہ پہلا واقعہ ہے جسکے وقوع سے قبل اس کا غم منایا گیا۔ احادیث و سیر و صحفِ آسمانی اس کے شاہد ہیں کہ انسان نے جب سے اس زمین پر قدم رکھا عزائے حسینؑ اس کے ساتھ ساتھ رہی۔ بلاشبہ دنیا میں یہ پہلا واقعہ ہے جس نے نسل و رنگ و قوم کی حدود کو توڑ دیا۔ اور پوری عالمِ انسانیت کو اپنے دامن میں لے کر ارض و سما، بحر و بر، آب و خاک غرضیکہ ہر شئے کو رنگِ عزا میں رنگ دیا۔ اربعہ عناصر آتش خاک آب و باد موالیدِ ثلاثہ، جماد، نباتات و حیوانات کوئی شئے ایسی نہیں جو اس حادثۂ عظمیٰ سے متاثر نہ ہو۔

جن و ملک بر آدمیاں نوحہ می کنند — گویا عزائے اشرفِ اولادِ آدم است

انسانی شعور جہاں جہاں اور جس قدر بیدار ہوتا گیا اس واقعہ کو اپناتا رہا اور بلاتفریق مذہب و نسل ہر مذہب و قوم نے عزائے مظلوم کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھا۔ متمدن دنیا کے آباد شہر ہوں یا افریقہ کے صحرائے اعظم، یورپ کا مادہ پرست طبقہ ہو یا ایشیا کا معرکۂ مذاہب، غرض آباد زمین کا قطعہ کوئی ایسا نہیں جہاں حسینی پرچم پوری شان سے نہ لہرا رہا ہو ہر طبقہ میں اپنی حیثیت و حالات کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطابق شہنشاہ کلم سجاد کو نذرانہ عقیدت پیش کیا اور اُسے نجات و سند ذات ثابت تسلیم کیا۔

تاجدارانِ عالم نے تاجِ شاہی اس کے قدموں پر قربان کرنا اپنے لیے باعثِ فخر سمجھا ایک طرف تاجدارانِ عالم نے تو دوسری طرف گدایانِ بے نوا نے اسی کے نام کا سہارا لے کر اپنے کاسۂ گدائی کو پُر کیا۔ عالمِ اسلام کی حکومتیں اسی مظلوم کے نام پر بنتی اور بگڑتی رہیں۔ علماء و فقہا، شعرا و ادبا خطیب و فلاسفر، سائنسدان، مؤرخ، مفسر، نجم، جفار، وزراء، امرا، سیاستدان غرضیکہ ہر طبقہ نے اپنے اپنے علم و معرفت کے مطابق شہنشاہِ اعظم کے حضور میں گلدستہ ہائے عقیدت سجا کر پیش کئے برِعظیم پاک و ہند، جنت نشان، جہاں کی معتدل آب و ہوا دلوں میں نرمی اور مظلوم سے ہمدردی کا جذبہ فطرۃً پیدا کرتی ہے۔ نے عزائے مظلوم کو سینہ سے لگایا اور حق تو یہ ہے کہ تمام ممالک عالم کی عزاداری میں برِعظیم کا حصہ کسی سے کم نہ رہا۔ صاحبانِ دل نے کروڑہا روپے کی املاک محض قیام عزاداری کے لئے وقف کیں علماء اور شعراء اور ماتم داروں نے اپنی زندگیاں اس شاہکار فطرت واقعہ کے نشر و اشاعت میں صرف کر دیں۔

اجاڑ ۶۱ھ کی شام کو جس بیکس کے کپڑے کے گھر جلا دیئے گئے تھے اور زمین و آسمان نے جسکے اہلِ بیتؑ کو بے بیت دیکھا تھا اور جس کا دشمن اس کا گھر بگاڑ کر خوشیاں منا رہا تھا۔ آج دنیا نے دیکھا کہ اُس مظلوم کے اتنے گھر دنیا میں بن گئے کہ جنکی تعداد حدِ شمار سے باہر ہے سچ تو یہ ہے کہ جتنے مکان خدائے لامکان کے دنیا میں ہیں جنکو مساجد کہتے ہیں اسی تعداد میں اس بے دیار کے دیار آباد آباد ہیں جن کو عزاخانہ کہتے ہیں۔ شاعری نہیں، مبالغہ نہیں واقعہ ہے کہ اگر تمام انبیاء اپنی تمام امتوں سمیت یکوقت دنیا میں تشریف لے آئیں تو حسینؑ مظلوم کے پاس اتنے گھر ہیں کہ سب کو ٹھہرا سکتے ہیں۔ اتنے گھوڑے ہیں کہ سب کو سواری دے سکتے ہیں اتنی سبیلیں ہیں اور لنگر ہیں کہ سب کی مہمانی کر سکتے ہیں۔ اور اتنے رضاکار ماتمی انجمنوں کی صورت میں ہیں کہ کسی کی خدمت میں کوئی دقیقہ نہیں رہ سکتا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہنشاہِ کربلا کی حکومت ہر دل پر ہے۔ ہلالِ محرم ایک سنہری کشتی ہے جس میں بیٹھ کر کربلا والا اپنی رعایا کے دورہ پر آتا ہے اور ہر فرد بشر اپنے محبوب شہنشاہ کے استقبال کے لئے بے چین ہو کر گھر سے نکل پڑتا ہے بکر خمیدہ بوڑھے۔ البیلے اور آزاد نوجوان صغیر سن بچے، پردہ پوش عصمت مآب خواتین غرض جسے دیکھو والہانہ لنذرانہ میں سرکار حسینیؑ مدیہ عقیدت پیش کرتا ہے۔

دنیا کے وہ خطے اور شہر اور وہ حصے جو مصیبت کا اڈا اور گناہوں کا مرکز کہلاتے ہیں باقبال سید الشہداءؑ دس دن تک وہاں کی مسموم فضا بھی معصوم آوازوں سے گونجنے لگتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحمانی طاقت نے شیطانی قوتوں کو دنیا سے نکال دیا ہے۔ عزاداری کا اس وقت تک قائم رہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس میں قادر مطلق یہ حیّ قیوم کی مشیت کارفرما ہے ورنہ دنیا کا وجود مٹنے پر قائم ہے۔ ایک شئے مٹتی ہے تو دوسری وجود میں آتی ہے خصوصاً جذبات غم کا مٹنا دنیا بقائے عالم کے لئے ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص کا جوان بیٹا مر جائے تو آثار غم رفتہ رفتہ کم ہو کر بالکل محو ہو جاتے ہیں یہی دستور حیات ہے اور یہی دنیا کا نظام ہے۔ مگر جو غم دنیا کی اس عادت، عالم کی اس فطرت اور سرکشاں وسرکی بغاوت سے ٹکرے کر دن دونی، رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور مخالف طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ بانگ دہل کہہ رہا ہے ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

عزاداری کی موجودہ عظمت ہر باذہم کیلئے دلیل واضح ہے کہ اس میں غیبی طاقت کارفرما ہے اور اس چیز کو اصطلاح مذہب میں معجزہ کہتے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں قدردانانِ ہماری اس سعی کو حسن قبول عطا فرمائیں گے اور گلزارِ عقیدت کو عمل سے سینچ کر دربار شہداءؑ سے انعام حاصل کریں گے۔

تیری رحمت سے پائیں الٰہی یہ رنگِ قبول ۔ پھول کچھ میں نے چنے ہیں، قدردانوں کے لئے

محمد وصی خان صدر انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ
صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ۔ کراچی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

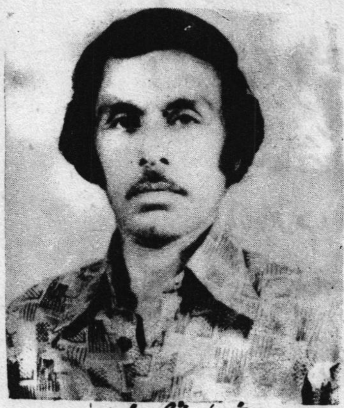

مرزا نوازش حسین

شاہ رخ مرزا

معاون

صاحب بیاض

سید اختر حسین عابدی

سید ہمایوں خورشید رضوی

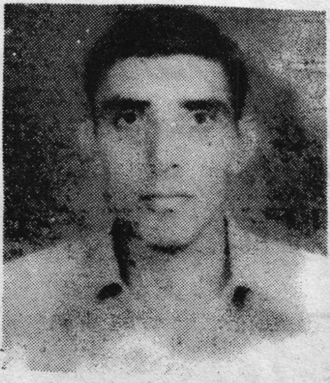

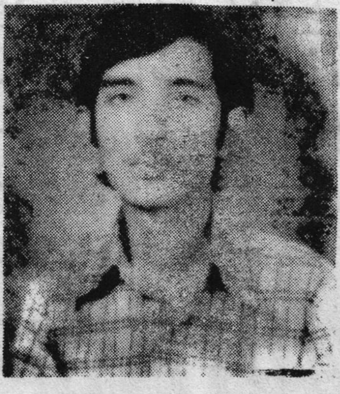

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست خادمین عزائے حسینؑ

انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ حسن آباد گلبہار کراچی

اسمائے گرامی بانی انجمن۔

اتن بھائی مرحوم، صاحب عالم صاحب، حسین احمد صاحب
امیر حسن۔ علی نواب صاحب، جانی صاحب مرحوم، یاور حسین صاحب

اسمائے گرامی عہدیداران

صدر انجمن۔ محمد وصی خاں صاحب۔ نائب صدر سید تقی حیدر رضوی
سیکریٹری جنرل۔ علمدار حسین اسلم۔ جوائنٹ سیکریٹری مرزا مطاہر حسین
سیکریٹری نشر و اشاعت ولی جعفری۔ خزانچی۔ سید ثروت حسین رضوی

اسمائے گرامی صاحب بیاض صاحبان

خورشید رخ مرزا صاحب۔ شاہ رخ مرزا صاحب، مرزا نوازش
حسین، سید اختر حسین۔ سید ہمایوں، سید ہمایوں خورشید رضوی
سالار دستہ مرزا ممتاز حسین، نائب سالار دستہ نمبر ۱ سید اختر
حسین نائب سالار دستہ نمبر ۲، سید شاہد حسین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

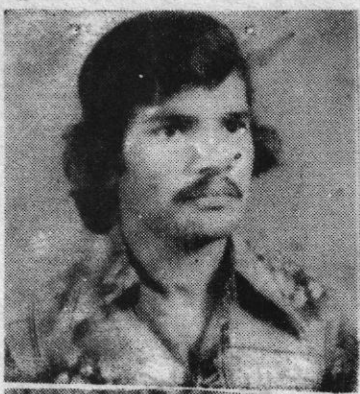
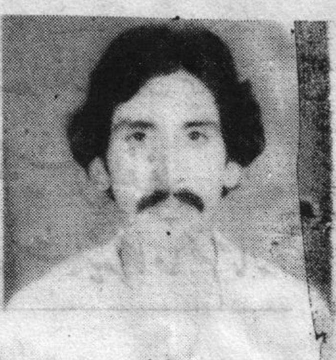
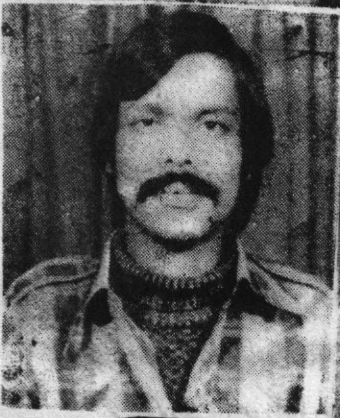
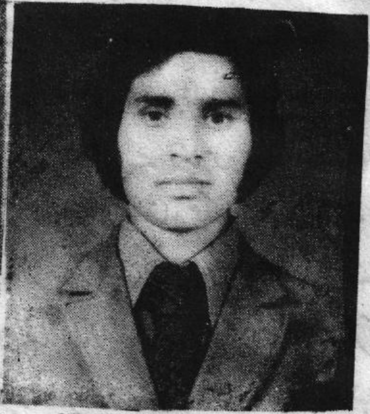
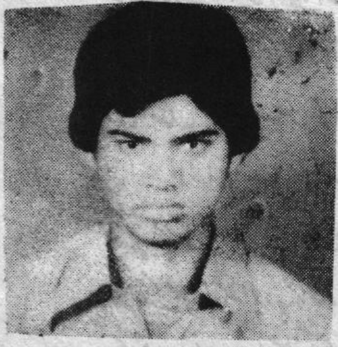
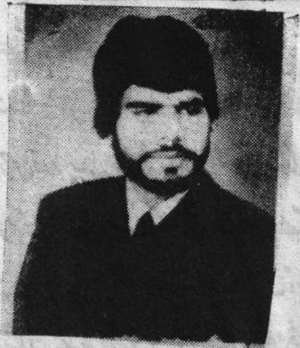

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شبیرؑ کا ماتم چاند میں ہے شبیرؑ کا ماتم تاروں میں

شہادت حسینؑ کی تفصیلات پر مطلع ہوتے ہی عالم اسلامی کے ہر فرد کے دل میں غم و غصہ کا طوفان برپا ہو گیا ہر مسلمان کے گھر سے "ہائے حسینؑ" کی آواز ہونے لگی اور اس امر عظیم کے ارتکاب کے جو لوگ ذمہ دار تھے ان سے نفرت و بیزاری کا اظہار ہونے لگا "مظلومیت کا بے پناہ اثر فضائے عالم پر چھا گیا معلوم ہوتا تھا کائنات کا ذرہ ذرہ محو انسانیت کے غم میں سوگوار ہے۔ دنیا میں یہ پہلا واقعہ ہے جسکے وقوع سے قبل اس کا غم منایا گیا۔ احادیث و سیر و صحف آسمانی اسکے شاہد ہیں کہ انسان نے جب سے اس زمین پر قدم رکھا عزائے حسینؑ اس کے ساتھ ساتھ رہی۔ بلاشبہ دنیا میں یہ پہلا واقعہ ہے جس نے نسل و رنگ و قوم کی حدود کو توڑ کر دیا۔ اور پوری عالم انسانیت کو اپنے دامن میں لے کر ارض و سما، بحر و بر، آب و خاک غرضیکہ ہر شئے کو رنگ عزا میں رنگ دیا۔ اربعہ عناصر آتش خاک آب و باد موالید ثلاثہ، جماد، نباتات و حیوانات کوئی شے ایسی نہیں جو اس حادثہ عظمیٰ سے متاثر نہ ہو۔

جن و ملک بر آدمیاں نوحہ می کنند گویا عزائے اشرف اولاد آدم است

انسانی شعور جہاں جہاں اور جس قدر بیدار ہوتا گیا اس واقعہ کو اپناتا رہا اور بلا تفریق مذہب و نسل ہر مہذب قوم نے عزائے مظلوم کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھا متمدن دنیا کے آباد شہر ہوں یا افریقہ کو صحرائے اعظم، یورپ کا مادہ پرست طبقہ ہو یا ایشیا کا معرکۂ مذاہب، غرض آباد زمین کا قطعہ کوئی ایسا نہیں جہاں حسینیؑ پرچم پوری شان سے نہ لہرا رہا ہو ہر طبقہ میں اپنی حیثیت و حالت کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطابق شہنشاہ کم سپاہ کو نذرانۂ عقیدت پیش کیا اور اُسے نجات دہندۂ انسانیت تسلیم کیا۔

تاجدارانِ عالم نے تاجِ شاہی اس کے قدموں پر قربان کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھا ایک طرف تاجدارانِ عالم نے تو دوسری طرف گداگران بے نوا نے اسی کے نام کا سہارا لے کر اپنے کاسۂ گدائی کو پُر کیا۔ عالم اسلام کی حکومتیں اسی مظلوم کے نام پر بنتی اور بگڑتی رہیں۔ علماء و فقہا، شعرا اور ادیب خطیب و فلاسفر، سائنسدان، مؤرخ، مفسر، منجم، جغار، وزراء، امرا، سیاستدان غرضیکہ ہر طبقہ نے اپنے اپنے علم و معرفت کے مطابق شہنشاہِ اعظم کے حضور میں گلدستہ ہائے عقیدت سجا کر پیش کئے بزعظیم پاک و ہند، جنت نشان، جہاں کی معتدل آب و ہوا دلوں میں نرمی اور مظلوم سے ہمدردی کا جذبہ فطرتاً پیدا کرتی ہے۔ نے عزائے مظلوم کو سینہ سے لگایا اور حق تو یہ ہے کہ تمام ممالک عالم کی عزاداری میں برعظیم کا حصہ کسی سے کم نہ رہا۔ صاحبانِ دل نے کروڑہا روپے کی املاک محض قیام عزاداری کے لئے وقف کیں علماء اور شعراء اور ماتم داروں نے اپنی زندگیاں اس شاہکار فطرت واقعہ کے نشر و اشاعت میں صرف کر دیں۔

اجاڑ ۱۱ھ کی شام کو جس بیکس کے کپڑے کے گھر جلا دیئے گئے تھے اور زمین و آسمان نے جسکے اہل بیتؑ کو بے بیت دیکھا تھا اور جس کا دشمن اس کا گھر بگاڑ کر خوشیاں منا رہا تھا۔ آج دنیا نے دیکھا کہ اس مظلوم کے اتنے گھر دنیا میں بنگئے کہ جنکی تعداد حدِ شمار سے باہر ہے سچ تو یہ ہے کہ جتنے مکان خدائے لامکان کے دنیا میں ہیں جنکو مساجد کہتے ہیں اسی تعداد میں اس بے دیار کے دیار آباد آبادہیں جن کو عزاخانہ کہتے ہیں۔ شاعری نہیں، مبالغہ نہیں واقعہ ہے کہ اگر تمام انبیاء اپنی تمام امتوں سمیت یکوقت دنیا میں تشریف لے آئیں تو حسینؑ مظلوم کے پاس اتنے گھر ہیں کہ سب کو ٹھہرا سکتے ہیں۔ اتنے گھوڑے ہیں کہ سب کو سواری دے سکتے ہیں اتنی سبیلیں ہیں اور لنگر ہیں کہ سب کی مہمانی کر سکتے ہیں۔ اور اتنے رضاکار ہاشمی انجمنوں کی صورت میں ہیں کہ کسی کی خدمت میں کوئی دقیقہ نہیں رہ سکتا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہنشاہِ کربلا کی حکومت ہر دل پر ہے۔ ہلالِ محرم ایک سنہری کشتی ہے جس میں بیٹھ کر کربلا والا اپنی رعایا کے دورہ پر آتا ہے اور ہر فرد بشر اپنے محبوب شہنشاہ کے استقبال کے لئے بے چین ہو کر گھر سے نکل پڑتا ہے۔ بکر خمیدہ بوڑھے۔ البیلے اور آزاد نوجوان صغیر سن بچے، پردہ پوش عصمت مآب خواتین۔ غرض جسے دیکھو والہانہ انداز میں سرکارِ حسینی ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہے۔

دنیا کے وہ خطے اور شہر اور وہ حصے جو معصیت کا اڈا اور گناہوں کا مرکز کہلاتے ہیں با اقبال سیدالشہداء دس دن تک وہاں کی مسموم فضا بھی معصوم آوازوں سے گونجنے لگتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحمانی طاقت نے شیطانی قوتوں کو دنیا سے نکال دیا ہے۔ عزاداری کا اس وقت تک قائم رہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس میں قادر مطلق حیّ قیوم کی مشیت کارفرما ہے ورنہ دنیا کا وجود مٹنے پر قائم ہے۔ لیکن شئے مٹتی ہے تو دوسری وجود میں آتی ہے خصوصاً جذبات غم کا مٹنا دنیا بقائے عالم کے لئے ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص کا جوان بیٹا مر جائے تو آثارِ غم رفتہ رفتہ کم ہو کر بالکل محو ہو جاتے ہیں یہی دستورِ حیات ہے اور یہی دنیا کا نظام ہے۔ مگر جو غم دنیا کی اس عادت، عالم کی اس فطرت اور سرکشاں دہر کی بغاوت سے ٹکرے کر دن دونی، رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور مخالف طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہہ رہا ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

عزاداری کی موجودہ عظمت ہر با فہم کیلئے دلیل واضح ہے کہ اس میں غیبی طاقت کارفرما ہے اور اس چیز کو اصطلاح مذہب میں معجزہ کہتے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں قدر دانانِ ہماری اس سعی کو حسن قبول عطا فرمائیں گے اور گلزارِ عقیدت کو عمل سے سینچ کر دربارِ شہادت سے انعام حاصل کریں گے۔

تیری رحمت سے پائیں الٰہی یہ رنگِ قبول ۔ پھول کچھ میں نے چنے ہیں، قدر دانوں کے لئے

محمد وصی خان صدر انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ
صدر مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ۔ کراچی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

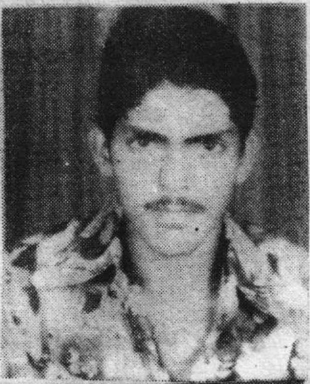

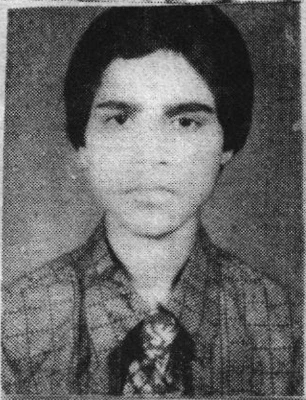

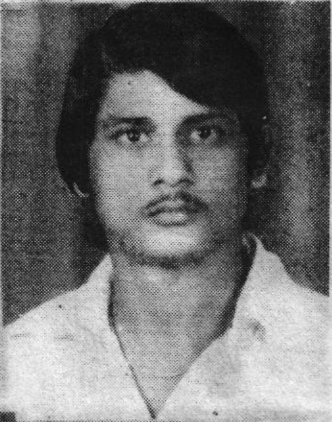

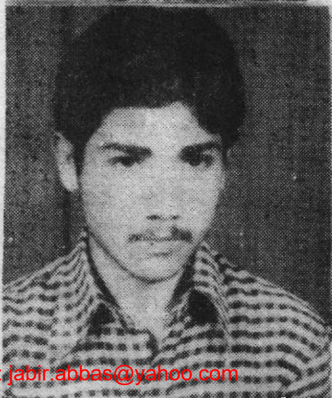

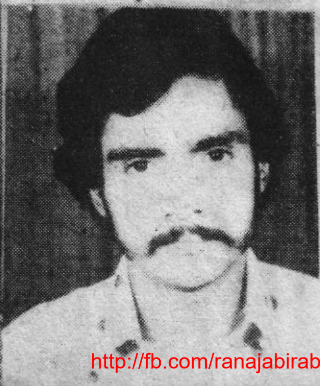

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

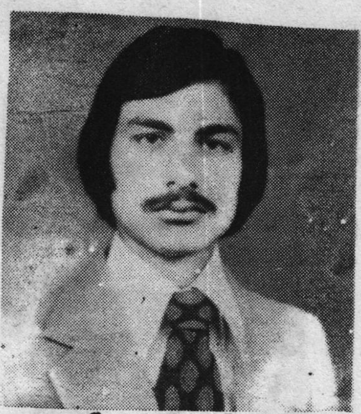

جوائنٹ سیکریٹری - مظاہر حسین

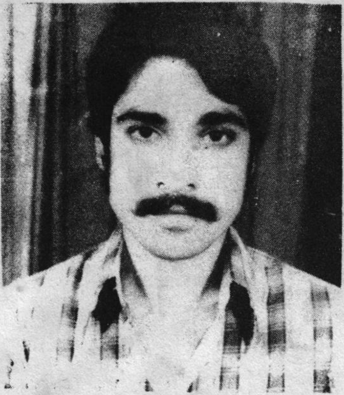

خزانچی - ثروت حسین رضوی

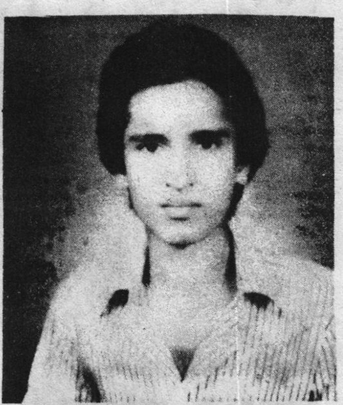

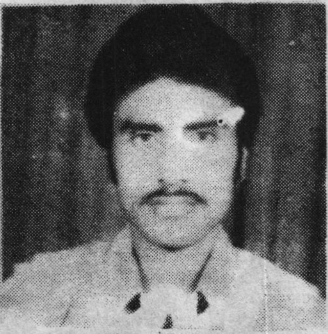

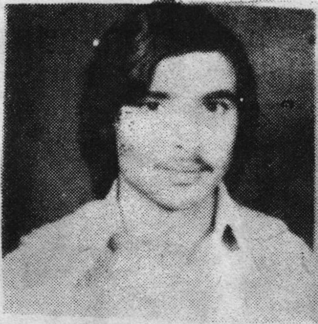

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

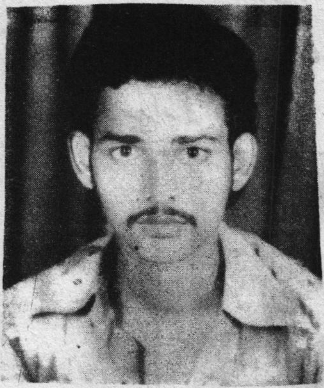

حسن رضا خان

حیدر رضا خان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا صرف مسلمان کے پیارے ہیں حسینؑ
چرخِ نوعِ بشر کے تارے ہیں حسینؑ
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

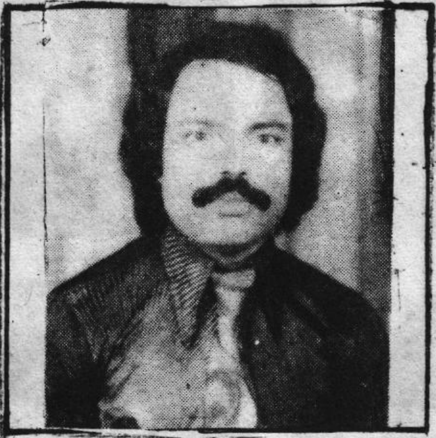

علمدار حسین اسلم

جنرل سیکریٹری

انجمن ناصر العزا، رجسٹرڈ کراچی

اراکین انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ، ہر پروگرام۔ مجلس۔ جلوس علم شب بیداری اور یوم عزا بیاد سید الشہدا امام حسینؑ منعقد کرنے کے لئے مومنین کرام کے لئے اپنی خدمت ہر وقت پیش کرتے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقدمہ

سب سے پیشتر ہمیں یہ سمجھنے کی اشد ضرورت ہے کہ انجمن کے معنی و مفہوم کیا ہیں جہاں تک انجمن کے معنی ہیں جماعت یا گروہ کے یعنی چند اشخاص مل کر کسی مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ذمہ اپنے سر لیں اور دل و جان سے اپنے مقصد کی کامیابی کیلئے کام کریں۔

انجمنیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک مذہبی اور دوسری رفاہی انجمن میں ہر ممبر کو مساوی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور ہر ممبر انجمن کے اولین مقاصد کا آئینہ دار ہوتا ہے جس طرح اولاد کا کردار والدین کی اچھائی اور برائی کو پیش کرتا ہے بالکل اسی طرح ہر ممبر کا کردار پوری انجمن کے مقصد کو پیش کرتا ہے۔

رفاہی انجمنوں کا مقصد محلہ، شہر اور گلی کوچوں کی حالت سنوارنا ہوتا ہے مگر مذہبی انجمنیں قومیت کو پہچنواتی ہیں اور جب یہ انجمنیں میدان عمل میں نکلتی ہیں تو بنی نوع انسان کے سامنے اپنی قوم کا ایسا نمونہ پیش کرتی ہیں کہ اپنے مقاصد اور اسلاف کے کردار کو پہچنواتی ہیں یعنی اگر انجمن کے ممبران اخلاق و کردار کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں تو اچھی قوم میں انکا شمار ہوتا ہے لیکن اگر یہی ممبران کردار سے گری ہوئی حرکتیں کرتے ہیں تو دوسری اقوام کے لئے اچھا نمونہ پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ یاد رکھئے اچھائی کو بقا ہے اور برائی کو فنا ہے۔

عام طور سے مذہب کے پرچار میں تمام تر مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے بالخصوص اسلام کو پھیلانے اور اس کو حقیقی شکل میں قائم رکھنے کے لئے جو قربانیاں ہمارے اسلاف نے دی ہیں وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں کہ اس نیک مقصد کے لئے قتل کئے گئے، پتھروں سے لہولہان کئے گئے۔ آروں سے چیرے گئے۔ سولی پر چڑھائے گئے۔ آگ میں جلائے گئے جیلخانوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی اذیتیں پہنچائی گئیں باپ کے سامنے جوان بیٹوں پر چھریاں چلائی گئیں زمین سجدوں کے لئے تنگ کر دی گئی اور حالت نماز میں گردن مبارک جسم اطہر سے جدا کر دی گئی لیکن خدا کے ان نیک بندوں نے اخلاق و کردار کا ایسا نمونہ پیش کیا کہ اسلام کا بول بالا رہتی دنیا تک کے لئے کر گئے۔

چونکہ ہمارا تعلق بھی مذہبی انجمن سے ہے اور محسنِ انسانیت جگر گوشۂ خاتونِ جنتؑ شہ سوارِ دوشِ نبوتؐ دلبندِ مرتضٰے پیکرِ تسلیم و رضا کی ان بے لوث قربانیوں سے قبل یزیدی دورِ حکومت میں انتہائی مسخ کر دیا گیا تھا جب حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیدیا گیا تھا اچھے اور برے کی تمیز باقی نہ رہی تھی، شراب جوا اور زنا عام تھا جب کردار نام کی کوئی شے باقی نہ تھی کہ ایسے میں نواسہ رسولؐ، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسینؑ کے خون نے جوش مارا اور آپ نے کفر کو للکارا۔ آپ نے یزیدی قوائین کو تہس نہس کرنے کی خاطر اپنے احباب اعزا اقارب سگے بھائی اور فرزندوں کو قربان کر دیا اور اپنی عزیزہ ہمشیرہ کی چادر اتروا دی کر اسلام کو تباہ ہونے سے بچا لیا لہٰذا ہمیں بھی ایسا اخلاق و کردار کا نمونہ پیش کرنا ہے کہ اقوامِ عالم پروانہ وار ہماری طرف کھنچ کر آئے۔

انجمن ناصر العزا جیسا کہ نام سے ظاہر ہے "عزاداری کی مددگار" تشکیل پاکستان سے قبل عرصہ ۵۰ ساٹھ سال سے ہندوستان بالخصوص لکھنؤ میں اور تشکیل پاکستان کے بعد شہر کراچی میں عزاداری کا پرچار کر رہی ہے۔ یہ تمام تر سیاسی چپقلشوں سے پاک ہے اور اس انجمن کا مقصد صرف اور صرف تحفظ عزاداری اور فرشِ عزا کو رونق بخشنا ہے۔

انجمن ناصر العزا عرصہ دراز سے شب بیداری منعقد کرتی ہے لیکن سالِ گذشتہ انجمن کے صدر محترم محمد وصی علی خان صاحب کی ہدایت پر انجمن نے شب بیداری کے ساتھ ساتھ امام بارگاہِ جعفریہ میں کربلا کے مقام کو رونق بخشنے کی کوشش کی ہے۔ یہاں کربلائے معلّٰی کا نقشہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیش کرنے کی غرض سے نہر فرات، اٹھارہ بنی ہاشم کی قبور، اشرف۔ خیام اہل بیتؑ اور دوسری مقدس شبیہات پیش کرکے امام بارگاہ کی رونق میں اضافہ کیا۔ جہاں شب بھر مستورات نے عقیدت و احترام کے جواہر بشکل اشکِ عزا نچھاور کئے۔ شب بھر تبرکات کی تقسیم اور آہ و زاری و نوحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ شب بھر جناب زہراؑ کو ان کے لال کا پُرخلوص پرسہ پیش کیا گیا! اس سلسلے میں ممبرانِ انجمن نے جس گرم جوشی اور انتھک محنتوں کا مظاہرہ کیا ہے اس کا صلہ بروزِ جزا خداوندِ عالم مرحمت فرمائے گا۔

انجمن ناصر العزاء سالِ رواں بھی زیارت گنج شہیداں کرانے کا بہتر اہتمام کر رہی ہے اور تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ مقامِ زیارتِ گنج شہیداں کو اور بھی بصیرت افروز بنا کر پیش کر رہی ہے۔ سالِ رواں بھی انجمن نے نقش مبارک جو کہ حضرت امام رضاؑ کے دستِ مبارک کا بنا ہوا ہے انتہائی متبرک ثابت ہوا ہے۔ مفت تقسیم کرے گی۔ ہماری دعا ہے کہ خداوندِ عالم بغیر کسی نام و نمود کی طمع کے خدمت عزا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

علمدار حسین اسلم

سکریٹری جنرل

انجمن ناصر العزاء رجسٹرڈ

بیاض تسکین زہراؑ حصہ اول دوم۔ سوم اور چہارم کراچی کی مشہور اور مایۂ ناز انجمنوں کے نایاب نوحہ جات۔ قیمت فی حصہ ۲ / روپے ۱

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ (۱)

شہ کا پیغام ہے سبھی کے لئے

شہ کا پیغام ہے سبھی کے لئے — حق پہ مر جاؤ زندگی کے لئے

کربلا پر نظر جمائے رہو ! — شمع روشن ہے آگہی کے لئے

اللہ اللہ حسینؑ کے انصار — کون مرتا ہے یوں کسی کے لئے

مرنے والو! مرو تو ایسے مرو — آدمی روئے آدمی کے لئے

زیرِ شمشیر سر ہو سجدے میں — فخر ہے فخر بندگی کے لئے

دین کو جس نے زندگی بخشی — ہم مریں گے تو بس اسی کے لئے

جو درِ مصطفیٰؐ سے ہٹتا ہے — وہ بھٹکتا ہے روشنی کے لئے

عقد میں جسکے آئے بنتِ رسولؐ — یہ فضیلت ہے بس علیؑ کے لئے

اور کیا چاہیئے تجھے جعفر — آلِ احمد ہے رہبری کے لئے

نوحہ (۲)

سنبھالے نیمچے گھوڑوں پہ دو جرار بیٹھے ہیں

سنبھالے نیمچے گھوڑوں پہ دو جرار بیٹھے ہیں
پسرِ زینبؑ کے نسلِ جعفرِ طیار بیٹھے ہیں

لئے شوقِ شہادت باوفا تیار بیٹھے ہیں
شبِ عاشور سے سب بہت تیار بیٹھے ہیں

ہدایت دے رہے ہیں شاہِ دیں اک اک کو مقتل کی
شہِ مظلوم کو گھیرے ہوئے انصار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جلا کر شمعِ لیلیٰؑ نے سنوارا یوں رخِ اکبرؑ
حرم بھی کہہ اُٹھے کہ احمدِ مختار بیٹھے ہیں

بلائے لے رہی ہے ماںؑ، حرم محوِ زیارت ہیں
علی اکبرؑ شہادت کے لئے تیار بیٹھے ہیں

کہیںؑ زینبؑ نہ گھبرا کر نکل آئے برہنہ سر
جواں بیٹے کی میّت پر شہِ ابرار بیٹھے ہیں

اِدھر بے شیر کو شبیرؑ لے آئے ہیں ہاتھوں پر
اُدھر ناوک سنبھالے صف بہ صف مکار بیٹھے ہیں

پریشاںؑ حال دل تھامے ہوئے ناچار بیٹھے ہیں
بنا کر قبر ننھی سی شہِ ابرار بیٹھے ہیں

کوئی عابدؑ سے تو پوچھے مصیبت شام و کوفے کی
حرم کس طرح اونٹوں پر سرِ بازار بیٹھے ہیں

وہاں لائی حرمؑ کو عابدِ بیمار کی جرأت
جہاں پر انبیاءؑ بھی اپنی ہمت ہار بیٹھے ہیں

رہائی پا کے پرسہ دے رہی ہیں زینبؑ مضطر
صفِ ماتم بچھائے عابدِ بیمار بیٹھے ہیں

فرشتہ نے کہا آ کر لحد میں چین سے سو جا
تری بالیں پہ جعفر حیدرِ کرار بیٹھے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ (۳۳)

ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہ کے غم خواروں پہ

ظلم کیا کیا نہ ہوئے شاہ کے غم خواروں پہ
خونِ ناحق کے نشاں ہیں ابھی دیواروں پہ

خون سے بڑھ کے صداقت کا نہیں کوئی ثبوت
ہم گلے اس لئے رکھ دیتے ہیں تلواروں پہ

قتلِ شبیرؑ سے پورا نہ ہوا عزمِ یزیدِ لعیں
کفر چھا سکتا تھا کب دین کے مختاروں پہ

پڑھنے والوں نے پڑھی جنگ کے میداں میں نماز
تیر برسائے گئے حق کے پرستاروں پہ

تھا مسلمانوں کو اسلام سے کس درجہ عناد
ڈھایا کعبہ کو چھری پھیر دی معماروں پہ

بلوۂ عام میں سر ننگے گئی آلِ نبیؐ
بجلیاں گر نہ پڑیں شام کے بازاروں پہ

آلِ احمد کا نہ ہو ذکر یہی کاوش ہے
بندشیں آج بھی ہیں شاہؑ کے عزاداروں پہ

ہو گئی آتشِ نمرود گلستاں جس سے
ہیں کے ہم نام وہی چلتے ہیں انگاروں پہ

دورِ محشر نہیں کیوں فکر میں رہتے ہو انیسؔ
کون ہے حق پہ یہ کھل جائے گا کل یاوروں پہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

از علمدار حسین اسلم

ماتم (۱۴) ۔ برائے طرحی شب بیداری

اے کاش یہ مآلِ تمنا دکھائی دے

اے کاش یہ مآلِ تمنا دکھائی دے
دیکھوں جسے حسین کا شیدا دکھائی دے

حق آشنا جو آج زمانہ دکھائی دے
ہر سمت کربلائے معلّٰی دکھائی دے

چشمِ کرم حسینؑ کی محدود تو نہیں
جس پر نظر ہو آپ کی حُر سا دکھائی دے

اسلام کو جو چشمِ بصیرت سے دیکھئے
قربانیٔ حسینؑ کا صدقہ دکھائی دے

تیرِ ستم پہ اس لئے بے شیرؑ ہنس دیا
تا حشر دینِ حق نہ سسکتا دکھائی دے

زہراؑ تمہارے باغ کے پھولوں کے سامنے
باغِ جناں کا رنگ بھی پھیکا دکھائی دے

ٹوٹے نہ آس پانی کی عباسؑ نے کہا
جب تک مرے علم کا پھریرا دکھائی دے

دُنیا میں اس سے بڑھ کے ستم کی نہیں مثال
بے پردہ ہائے ثانیٔ زہرا دکھائی دے

قبرِ نبیؐ سے رونے کی آئے نہ کیوں صدا
جب بال کھولے دشت میں زہراؑ دکھائی دے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلم غمِ حسینؑ میں روئیں تو اس طرح
اشکوں میں ڈوبتی ہوئی دنیا دکھائی دے

۲۴ر دسمبر ۱۹۷۰ء ۲۴ محرم ۱۳۹۰ھ

ماتم (۵) طرحی شب بیداری۔ از علمدار حسین اسلم

کونین کی دولت نہ مجھے میرے خدا دے

کونین کی دولت نہ مجھے میرے خدا دے
کہتے ہیں جسے خُلد وہی کرب و بلا دے

جو حُر کی طرح اپنے مقدر کو جلا دے
آنکھیں رہِ شبیرؑ میں وہ اپنی بچھا دے

ہر اشکِ عزا میں اثر اتنا تو خُدا دے
دوزخ کی دہکتی ہوئی آتش کو بجھا دے

جو الفتِ شبیرؑ میں دنیا کو بھلا دے
جنّت کی بشارت اُسے محبوب خدا دے

اللہ رے عاشور کے سورج تری حدّت
جیسے کہ ابھی آگ سمندر میں لگا دے

کہتی ہیں یہ سر پیٹ کے موجوں کی روانی
عباسؑ سی ہر مردِ مجاہد کو وفا دے

اصغرؑ کو لئے گود میں یہ کہتے تھے شبیرؑ
ہے کوئی جو پانی مرے بچّے کو پلا دے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتی تھیں سکینہؑ مرے در کس لئے چھینے
او شمر لعیں تو مجھے اتنا تو بتا دے

دم گھٹتا ہے تاریکیٔ زنداں سے حرم کا
اک شمع پئے روشنی او شمر جلا دے

کس واسطے خاموش ہے عاشورؔ سے اب تک
اے شامِ غریباں مجھے کچھ حال سُنا دے

ق

رخصت کیلئے خیمے میں جب آئے تھے شبیرؑ
کیا حشر بپا تھا مجھے اتنا تو بتا دے

اسلمؔ غمِ شبیرؑ میں روتے ہیں جو ہر دم
شہزادیٔ کونین انھیں اس کا صلہ دے

ماتم (۶) از خوشرنج مرزا۔

جو دل غمِ شبیرؑ میں دِل گیر نہیں ہے

جو دل غمِ شبیرؑ میں دلگیر نہیں ہے
اس دل کی جہاں میں کوئی توقیر نہیں ہے

بے الفتِ آلِ نبی بخشش کا تصوّر
اک خواب ہے جس کی کوئی تعبیر نہیں ہے

جس قوم کی تعمیر نہ ہو حبِّ علیؑ پر
جو کچھ بھی کہا جائے وہ تعمیر نہیں ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شبیرؑ کا غم چھا گیا شبیرؑ کی مانند
کیا ماتم شبیرؑ کی تاثیر نہیں ہے

سر ننگے جسے کوفے بازار نے دیکھا
کیا بنتِ علی خواہرِ شبیرؑ نہیں ہے

یہ دونوں بہن بھائی زمانے سے ہیں یکجان
کیوں لاشۂ شبیرؑ پہ ہمشیر نہیں ہے

آ جاؤ کہاں ہو مرے پیارے علی اصغرؑ
ماں کہتی تھیں ہے ہے مرا بے شیر نہیں ہے

کیوں پیاس کے اظہار پہ مارا گیا ناوک
پانی کی طلب تو کوئی تقصیر نہیں ہے

آ پہنچی ہیں جنت سے تڑپتی ہوئی زہراؑ
بتلاؤ کہاں ماتمِ شبیرؑ نہیں ہے

آفاتِ زمانہ جو مقابل ہوں تو دیکھو
کیا کعبۂ دل میں غمِ شبیرؑ نہیں ہے

نوحہ (۷) از خوشرخ مرزا

موئے لال تجھے میں ڈھونڈوں کہاں
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

تو ہے بن بن ڈھونڈ چکی ہے یہ ماں
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

موئے لال ہوئی کیا مجھ سے خطا
کیوں روٹھ گئے کیوں دی یہ سزا

کاہے راج کنور ہے ماں سے خفا
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیرے بعد ہوئی جو مجھ پہ جفا
مورے لال تجھے کیا اس کا پتہ
گھر لوٹ لیا موری چھینی ردا
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

اے لال مورے اے چندر مکھی
لے پیاسے نرلشے من ماد مکھی
آجاؤ کہ ماں موہن ما نسکھی
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

رن دیر مورے رن بھومی ما
تم سوتے کہاں ہو سیج بنا
ماں کو کھ جلی ڈھونڈے بن ما
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

دو پنکھ پکھیرو شام ڈھلے
سب گھر کو سدھارے دیپ جلے
ماں روئے کھڑی آکاش تلے
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

زخموں سے جگر کا خون رسے
ماں لال پکارے ہائے کیسے
تم کون نگر ما جائے بسے
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

ماں کو کھ جلی یوں غم میں گھلے
بن باتی جیسے دیپ جلے
بن تیرے ممتا ہاتھ ملے
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

یہ بن کی ہوا جو بھائی ہے
کیا من میں تمہارے آئی ہے
بے چین ہے ماں دکھ پائی ہے
اب گھر آؤ اصغرؑ شام بھئی

نوحہ (۸) از خورشید زمانی مرزا

بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے

بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے
رو کر کہا تم نہیں ہم آج مر گئے
اے میرے لال اے میری آنکھوں کی روشنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب سے گئے ہو کیا کہوں کیا ہو گئی کمی
کچھ سوجھتا نہیں کہاں نورِ نظر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

برچھی ستم کی سینۂ اکبرؑ یہ کیا لگی
اک آہ کی رسولؐ نے اور رو دیئے علیؑ
ارمان جتنے ماں کے تھے سارے بکھر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

برپا دلوں پہ ماں کی ذرا بھی نظر نہ کی
برچھی جو کھائی سینہ پہ ماں کو خبر نہ کی
اس بے کسی میں چھوڑ کے ماں کو کدھر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

کرب و بلا کے دشت کو آباد کر گئے
غربت میں ماں کو چھوڑ کے برباد کر گئے
آنکھیں ہیں منتظر علی اکبرؑ کدھر گئے
بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے

دشتِ بلا کی دھوپ میں یہ دوپہر کی جنگ
کملائے ہونٹ پھول سے۔ سانولا کیا تھا رنگ
سنتی ہوں دشت میں ترے گیسو بکھر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سُنتی ہوں تم نے جنگ کا نقشہ بدل دیا
حملے کئے علیؑ کی طرح رن الٹ دیا
فوجوں کے جو بڑھے تھے رسالے بکھر گئے!
بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گذر گئے

اب بے کسی ہے باپ ہے تنہا لڑائی ہے
نرغہ ہے فوج شام کا شہؑ پر چڑھائی ہے
اکبرؑ کدھر گئے۔ علی اصغرؑ کدھر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

بیٹا خبر لو باپ کی لاکھوں سے جنگ ہے
دِن ڈھل رہا ہے رن میں قیامت کی جنگ ہے
اکبرؑ تمہیں خبر۔ بھی ہے عبّاس مر گئے
بانوؑ نے جب سُنا علی اکبرؑ گزر گئے

باغِ نبیؐ پہ ایسی خزاں کی ہوا چلی
مرجھائے پھول دھوپ میں کملائی ہر کلی
مرجھائے پھول دوشِ ہوا پر بکھر گئے
بانوؑ نے جب سنا علی اکبرؑ گزر گئے

نوحہ (۹)

از۔ مجاہد لکھنوی

جب لئے زینبؑ نے بوسے گردنِ شبیرؑ کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب لئے زینبؑ نے بوسے گردنِ شبیرؑ کے
آہ نکلی قلبِ زہرہؑ سے جگر کو چیر کے

پارہ پارہ کردیا اکبرؑ کے سینہ کو لعیں
کردیئے ٹکڑے رسولؐ اللہ کی تصویر کے

دیکھ کر لاشِ علی اکبرؑ کو یہ بولے حسینؑ
بس نہیں چلتا کسی کا سامنے تقدیر کے

حلقِ اصغرؑ بازوئے شبیرؑ، اور قلبِ ربابؑ
حرمُلا کتنے نشانے ہیں ترے اک تیر کے

خالی جھولے کو جھلاتی تھیں تصور میں ربابؑ
دل تڑپتا تھا بہت جب ھجر میں بے شیر کے

اے فلک اتنا بتا دے آج ہیں جو بے ردا
کیا یہ ہی وارث نہیں ہیں چادرِ تطہیر کے

کل اسی کوفہ میں کہلاتی تھیں جو شہزادیاں
بے رِدا ہیں آج یہ رُخ دیکھئے تقدیر کے

اچھا اب جاتے ہیں مرنے کو خدا حافظ بہن
شہ نے یہ فرمایا بازو چوم کے ہمشیر کے

شہرت و عزت مجاہد سب ہیں مولا کے طفیل
مستحق ورنہ کہاں تھے آپ اس توقیر کے

٭٭٭

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ (۱۰) از: خوشرخ مرزا

آؤ کہاں ہو بالی سکینہؑ

آؤ کہاں ہو بالی سکینہؑ
تم بن اب ہے مشکل جینا

جلتی رہی ماں موت نہ آئی
شام الم ڈھلنے کو آئی
آگیا آخر حکم رہائی
تم کو کہاں اب پاؤں سکینہؑ
آؤ کہاں ہو ــــ

پائی نہ تو نے ہائے رہائی
قید ستم میں جان گنوائی
سہ نہ سکی بابا کی جدائی
ہائے سکینہؑ ـ ہائے سکینہؑ
آؤ کہاں ہو ــــ

شہؑ کی دلاری ـ عموں کی پیاری
پھرتی رہی تو در در ماری!
اٹھ گئی جب سے ان کی سواری!
موت تھی آساں مشکل جینا
آؤ کہاں ہو ــــ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چاہنے والے خون میں نہائے
کیا کیا تو نے صدمے اُٹھائے
باپ کے غم میں نیر بہائے
پر نہ ملا وہ باپ کا سینہ
آؤ کہاں ہو ۔۔۔۔

سیلِ بلا یوں گزری سر سے
ظلم کے بادل ٹوٹ کے برسے
آلِ نبیؐ دو بوند کو ترسے
پیاسا اصغرؑ ۔ پیاسی سکینہؑ
آؤ کہاں ہو بالی

یاس میں ڈوبی تیری نگاہیں
سہمی سہمی تیری آہیں
گال وہ نیلے، جکڑی باہیں
خون میں ڈوبا ننھا سینہ
آؤ کہاں ہو ۔۔۔

اٹھو ماں اب قید سے چھوٹی
ظلم کی وہ زنجیر بھی ٹوٹی
آئی ہے جو املاک تھی لوٹی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آؤ کہاں ہو ، آؤ سکینہؑ

آؤ کہاں ہو ۔ ۔ ۔

ساتھ چلو ماں تم پہ واری
چل کے کہو روؤ دادہ ساری
کربل بن سے ہو کے سواری
جائے گی واپس شہر مدینہ
آؤ کہاں ہو بالی سکینہؑ

نوحہ (۱۱) از: خوشرخ مرزا

جل چکے ہیں خیام واویلا

جل چکے ہیں خیام واویلا
گرد ہیں فوجِ شام واویلا

جو محافظ تھے سو گئے رن میں
موت کا پی کے جام واویلا

لوٹ لے بے کسوں کو جو چاہے
ہو چکا اذن عام واویلا

خاک پر سر کھلے ہیں اہلِ حرم کے
گرد ہے اژدھام واویلا

شام کی تیرگی میں ہے روشن
بے کسوں کے خیام واویلا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بے کسی، بے بسی کی، غربت کی
آ گئی سر پہ شام واویلا

بے کفن شاہِ دیں ہیں مقتل میں
گرد ہے فوج شام واویلا

دے چکے شہؑ پہ جان سب رن میں
بھائی، بیٹے، غلام واویلا

بے کسی میں بھی حق کا اہلِ حرم
دے رہے ہیں پیام واویلا

ماتم (۱۴)

بنتِ زہراؑ جو آیا کربلا میں مہماں ہو کر

بنتِ زہراؑ جو آیا کربلا میں مہماں ہو کر
دکھایا اوجِ صحرا کی زمیں نے آسماں ہو کر

سوائے اصغرؑ معصومؑ یہ کس کی جسارت ہے
کرے جو بخششِ اُمت کا دعویٰ بے زباں ہو کر

کھلے ہیں پھول زخموں کے تنوں پہ مرنے والوں کے
بہار آئی ہے گلزارِ پیمبر پر خزاں ہو کر

رضا اکبرؑ نے جب مانگی تو لیلیٰ نے کہا رو کر
اجازت قتل ہو جانے کی میں دوں کیسے ماں ہو کر

کہا لیلیٰ نے ہے ہے مر گئے اکبرؑ جواں ہو کر
مری قسمت کہ میں بیٹھی رہی رونے کو ماں ہو کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصوّر تو ذرا کیجئے سوا سجاد بے کس کے
چلا ہے منزلوں بیمار کوئی ساربان ہو کر
بہائیں گر غمِ شبیر میں دیندار آنکھوں سے
دکھائے راستہ کوثر کا ہر آنسو رواں ہو کر
لکھی تو نے جو عرشِ حق کے تاروں کی ثنا فائق
زمینِ شعر نے رفعت دکھائی آسماں ہو کر

ماتم (۱۳) از جناب حسین بھائی نظر

غربت میں کوئی بھائی بہن سے جدا نہ ہو

غربت میں کوئی بھائی بہن سے جدا نہ ہو
زینبؑ کی طرح کوئی بھی بے آسرا نہ ہو
اولادِ فاطمہ پہ وہ ظلم و ستم ہوئے
حیوان پر بھی ظلم و ستم جو روا نہ ہو
در در پھرائی جائیں وہ صد حیف ننگے سر
وہ جن کی ماں کا دن میں جنازہ اٹھا نہ ہو
کیا ہے کسی کے پاس جواز اُسکے قتل کا
جو گھٹنیوں کے بل بھی ابھی تک چلا نہ ہو
شبیرؑ چاہتے ہیں کہ سجدے میں سر کٹے
کوششِ یہ شمر کی ہے کہ سجدہ ادا نہ ہو
تھا وقتِ ذبح صرف یہ دھڑکا حسینؑ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خیمہ سے میری سمت کوئی دیکھتا نہ ہو

کیوں کر یہ ہوتا پیادہ گیا ہوگا تا بہ شام
جو ننگے پاؤں ایک قدم بھی چلا نہ ہو

اس انجمن سے ہم کو نظر واسطہ نہیں
جس انجمن میں ذکرِ شہ کربلا نہ ہو

نوحہ (۱۴) از: خورشید مرزا

تھی لاشۂ شبیرؑ پہ زینبؑ کی دہائی ۔ اٹھو میرے بھائی

تھی لاشۂ شبیر پہ زینب کی دہائی ۔ اٹھو میرے بھائی
بے گور و کفن دھوپ میں تم سوئے ہو بھائی اٹھو میرے بھائی

دیکھو تو میری پشت پہ یہ نیل ہیں کیسے کیوں سوتے ہو ایسے
کس بات پہ یوں آنکھ ہے زینبؑ سے پھرائی ۔ اٹھو میرے بھائی

کیا کیا نہ ہوئے بعد تمہارے ستم ایجاد ۔ کس سے کروں فریاد
جب تم نہ رہے روکتا پھر کون چڑھائی ۔ اٹھو میرے بھائی

سر ننگے ہوں بلوے میں یہ بستی ہے عجب یاس ۔ چادر بھی نہیں پاس
کس حال میں تقدیر ہے ہمشیر کو لائی ۔ اٹھو میرے بھائی

کل تک تھی بہت آپ کی ہمشیر کی توقیر ۔ اب کیسی ہے دلگیر
چادر چھنی دُرّوں کی اذیت بھی اٹھائی ۔ اٹھو میرے بھائی

اے بھائیؑ ذرا کنبہ کی بربادی تو دیکھو ۔ اٹھو چلو گھر کو
دن ڈھل گیا اور شام ہے اب ہونے کو آئی ۔ اٹھو میرے بھائی ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ (۱۵) از مجاہد لکھنوی

جب رن میں چھدا ہو گا سینہ علی اکبرؑ کا

جب رن میں چھدا ہو گا سینہ علی اکبرؑ کا
کیا حال ہوا ہو گا ماں کے دل مضطر کا

اچھا نہ ترس کھاتے اکبرؑ پہ مسلمانوں
کچھ پاس کیا ہوتا تصویر پیمبرؐ کا

اِک شورِ قیامت تھا سیدانیوں میں برپا
لے آئے جو شہؑ لاشہ رن سے علی اکبرؑ کا

دل میں یہ تمنا تھی اکبرؑ کی دلہن لاتی
پورا نہ ہوا لیکن ارمان یہ مادر کا

عباسؑ سے شہؑ بولے مقتل میں نہ تم جاؤ
ہے تم سے علم اونچا بھیا مرے لشکر کا

انکار فلک کو تھا انکار زمیں کو تھا
خوں مل لیا سرورؑ نے رُخ پہ علی اصغرؑ کا

جاتے ہیں خدا حافظ اب صبر کرو بیٹی
مولاؑ نے یہ فرمایا منہ چوم کے دختر کا

بوسے لئے سرورؑ نے جب بازوئے زینبؑ کے
خواہر نے گلا چوما بھر کے برادر کا

گر روتیں تو کس کس کو اور صبر کیسے کرتیں

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ (۱۷) از حسین بھائی نظرؔ

ماں کہتی تھیں قربان تمہارے علی اصغرؑ

ماں کہتی تھیں قربان تمہارے علی اصغرؑ
اے لختِ جگر اے مرے پیارے علی اصغرؑ

یہ دن تو تھے مرنے کے ہمارے علی اصغرؑ
تم ہو گئے اللہ کو پیارے علی اصغرؑ

پڑتی ہے نظر جب کبھی جھولے پہ تمہارے
چلتے ہیں جگر پر مرے آرے علی اصغرؑ

والی گئے اکبرؑ گئے اور تم بھی سدھارے
زندہ رہوں اب کس کے سہارے علی اصغرؑ

کیا ایسی بھی جلدی تھی تم چھوڑ کے ہم کو
تنہا سوئے فردوس سدھارے علی اصغرؑ

دشمن کو بھی خالق نہ دکھائے وہ نظارے
ان آنکھوں نے دیکھے جو نظارے علی اصغرؑ

کب چاند سی صورت نظر آئے گی تمہارے
اب ڈوبنے والے ہیں ستارے علی اصغرؑ

اب تک کسی دکھیا کی صدا آتی ہے رن سے
آ جاؤ مرے راج دلارے علی اصغرؑ

کیوں فخر نہ ہو اپنے مقدر پہ نظرؔ کو
وہ بھی ہے غلاموں میں تمہارے علی اصغرؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ (۱۸) از: حسین بھائی نظر

کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دُکھیاری ماں کی صدا ہے
کربلا کی فضاؤں میں اب تک ایک دُکھیاری ماں کی صدا ہے۔

کربلا تیرے اس ہجر کے بن میں لال میرا کہیں کھو گیا ہے

کس کو میں لال کہہ کے بلاؤں کس کو سینے سے اپنے لگاؤں
لوریاں دے کے کس کو سلاؤں ہائے اصغرؑ میرا کھو گیا ہے

تو اگر روٹھ جائے گا جانی، ہو گی کیسے بسر زندگانی۔
پاس کوئی نہیں ہے نشانی، تیرا جھولا بھی اب جل چکا ہے

اس قدر یہ زمیں تجھ کو بھائی، یاد بھی ماں تجھ کو نہ آئی۔
دے رہا ہے جو داغِ جدائی بول اصغرؑ مری کیا خطا ہے

ہو نہ دل ٹکڑے ٹکڑے کسی کا، یوں نصیبہ نہ بگڑے کسی کا
اس طرح گھر نہ اجڑے کسی کا، جیسے تاراج یہ گھر ہوا ہے

ہیں نہ قاسمؑ نہ عباسؑ و اکبرؑ، لوٹ کر تو بھی آیا نہ اصغرؑ
ہو چکے حق پہ قربان سرورؑ، ہائے جینے کا اب کیا مزہ ہے

بیڑیاں پہنے عابدؑ کھڑے ہیں، سب رسن بستہ چھوٹے بڑے ہیں
یوں شہیدوں کے لاشے پڑے ہیں، جیسے قرآن بکھرا پڑا ہے

مجھ سے جس دم یہ پوچھے گی صغراؑ، کیوں دکھائی نہیں دیتا بھیا
کہہ سکوں گی یہ کس طرح بیٹا، تو بھی حق پہ فدا ہو چکا ہے

دلنشیں ہے مدینے کی عظمت، ہے نگاہوں میں کعبہ کی حرمت
ہے عیاں عرشِ اعلیٰ کی رفعت، کربلا پھر نظر [illegible] ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام (۱۹) از: حسین بھائی نظر

دین کو بچانے فتنہ و شر سے

دین کو بچانے فتنہ و شر سے
جانِ پیمبر نکلا گھر سے

کی ہے رقم تاریخِ شہادت
سبطِ نبی نے خونِ جگر سے

مثلِ نبیؐ شبیرؑ کی ہستی
بالاتر ہے فکرِ بشر سے

سبطِ نبیؐ کے ماتم دارو!
خون بہاؤ دیدۂ تر سے

نامِ وفا پھر شوق سے لینا
پہلے کفن تو باندھ لو سر سے

لاکھ اٹھیں طوفان ستم کے
شر نہ اُٹھے شبیرؑ کے در سے

کیسے کھینچی، شبیرؑ سے پوچھو
نوکِ سناں اکبرؑ کے جگر سے

رو نہ سکی بابا کو سکینہؑ
تا دمِ آخر شمر کے ڈر سے

آؤ چلیں اب شام کو زینبؑ
آئی صدا شبیرؑ کے سر سے

اہلِ مدینہ خاک اڑاؤ
لُٹ کے حرم آئے ہیں سفر سے

اِن سے نظرؔ ہے ہم کو نسبت
دین چلا ہے جن کے گھر سے

نوحہ (۲۰) از: حسین بھائی نظر

شہہ دیں سے جنت کے لے کر قبالے
چلے رن کو آغوشِ زینبؑ کے پالے

یہ عون و محمد ہیں زینبؑ کے پالے
یہ فوجِ حسینیؑ کے ہیں دو رسالے

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ دونوں ہیں زینبؑ کے دل کے اجالے
یہ دونوں ہیں ماہِ امامت کے ہالے

رگوں میں ہے خوں ان کی بنتِ علی کا
نہیں فوجِ باطل سے یہ دبنے والے

کچھ ایسا جلال اُن کے رُخ سے عیاں ہے
کہ دیکھے اجل بھی تو دامن بچالے

یہ کہہ کے کیا ماں نے دونوں کو رخصت
کیا جاؤ تم کو خدا کے حوالے

یہ صبر و تحمل یہ ایثارِ زینبؑ
نہ آہ و فغاں ہے نہ لب پہ ہیں نالے

بھرا گھر اجڑ جائے اک دن میں جس کا
وہ مظلوم کس طرح دل کو سنبھالے

دو آنسو بہا کر غمِ شاہِ دیں میں
کوئی ہے جو زہرا کے دل کی دعا لے

شریکِ عزا ہونے آئی ہیں زہرا
نظر احتراماً نگاہیں جھکالے

نوحہ (۲۱) از: حسین بھائی منظر

زمانہ طالبِ بیعت ہوا ہے دیکھئے کیا ہو

زمانہ طالبِ بیعت ہوا ہے دیکھئے کیا ہو
حسینؑ ابنِ علیؑ کا سامنا ہے دیکھئے کیا ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبیؐ کی آل ہے اور کربلا ہے دیکھیئے کیا ہو
یزید اب خون کا پیاسا ہوا ہے دیکھیئے کیا ہو

اُٹھائے جا رہے ہیں نہر سے شبیرؑ کے خیمے
علیؑ کے شیر کو غیض آ رہا ہے دیکھیئے کیا ہو

ابھی جی بھر کے بیٹوں کو نہ رونے پائی تھی زینبؑ
کہ اب اکبرؑ کا لاشہ آ رہا ہے دیکھیئے کیا ہو

اِدھر اصغرؑ کو لے کے شاہِ دیں میداں میں آتے ہیں
اُدھر ترکش سنبھالے حرملا ہے دیکھیئے کیا ہو

ماتم (۲۳) از: مرزا حامد حسین لکھنوی

شمر یہ آمادہ ستمگر ہیں خدا خیر کرے
سیدۂ خلد بیں مضطر ہیں خدا خیر کرے

گھر کے سناٹے سے دل ہلتا ہے صغراؑ نے کہا
راہ میں سبطِ پیمبر ہیں ۔ خدا خیر کرے

غل فرشتوں میں ہے الٹے نہ طبق گیتی کا
ننگے سر رن میں پیمبر ہیں ۔ خدا خیر کرے

چھین لیں نہر نہ عباسؑ یہ کہتے تھے لعیں
پسر ساقیٔ کوثر ہیں ۔ خدا خیر کرے

غل ہوا فوجوں میں گرد اُٹھ گئے جو بیٹھی رن کی
ارے عباسؑ دلاور ہیں ۔ خدا خیر کرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رِاتے ہیں فلک، ہلتی ہے مقتل کی زمیں
عینط میں سبطِ ہمیبر ہیں۔ خدا خیر کرے

دِل سنبھالے سے سنبھلتا نہیں زینبؑ نے کہا
برچھیوں میں علی اکبرؑ ہیں۔ خدا خیر کرے

تیر مقتل میں برستے ہیں تو کہتی ہیں رباب
شاہ کی گود میں اصغرؑ ہیں۔ خدا خیر کرے

بولی صغراؑ کہ نظر آتی ہے محمل خالی
نہ سکینہؑ ہیں نہ اصغرؑ ہیں۔ خدا خیر کرے

حامد ایسا نہ ہو جل جائیں خیام شہِ دیں
سوگواروں کے یہی گھر ہیں خدا خیر کرے

ماتم (۲۳) از حامد حسین لکھنوی

انقلابِ آسمانی دیکھیئے
مانگتے ہیں شاہ پانی دیکھیئے

شاہ کی تشنہ دہانی دیکھیئے
شمرؔ کے خنجر کا پانی دیکھیئے

حُر کا سر اور تکیۂ زانوئے شاہ
یہ کرم یہ قدر دانی دیکھیئے

پاس دریا اور پیاسے اہلِ بیتؑ
حادثاتِ بزمِ فانی دیکھیئے

عاصیوں کو اک سفینہ دے گیا
نا خدا کی مہربانی دیکھیئے

بھوکے پیاسے موت سے ٹکرا گئے
بات بیعت کی نہ مانی دیکھیئے

مرگِ اکبرؑ کہتی ہے شبیر سے
بچپن دیکھا۔ جوانی دیکھیئے

حلقِ اصغرؑ تک پہنچنے کو ہے تیر
ختم ہوتی ہے کہانی دیکھیئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دے رہا ہے اٹھ زیرِ خنجر بھی دعا	فاطمہ زہرا کا جانی دیکھئے

حامد اس تر دامنی کا ذکر کیا
آپ اشکوں کی روانی دیکھئے

نوحہ (۲۴)

از۔ ظہور الحسن ظہور جارچوی

تحفے سفر سے زینبؑ دلگیر لائی ہے

تحفے سفر سے زینبؑ دل گیر لائی ہے	گردن کا طوق پاؤں کی زنجیر لائی ہے
زخمی ہے پشت بازوؤں پہ ہیں رسن کے نیل	آلِ نبیؐ یہ ظلم کی تفسیر لائی ہے
صغراؑ نہ بے قرار ہوا صغراؑ کو دیکھ کے	اُمِ رباب آنکھوں میں تصویر لائی ہے
سر اہے خاکِ قبرِ سکینہ لئے ہوئے	کلثوم خاکِ تربتِ بے شیر لائی ہے
بیٹا شہید ہو گیا گہوارہ جل گیا	ماں دل میں داغِ اصغرِ بے شیر لائی ہے
اصغرؑ تو دفن ہو کے بھی پامال ہو گیا	مادر نشانِ ظلم و ستم تیر لائی ہے
عابدؑ حرم کے ساتھ ہیں کالا علم لئے	قبرِ نبیؐ پہ آل کو تقدیر لائی ہے
نذرانہ، رسولؐ نواسی رسولؐ کی	پُرخوں لباسِ حضرت شبیر لائی ہے

اپنے عمل تو قابلِ جنت نہ تھے ظہور
جنت میں ہم کو الفتِ شبیرؑ لائی ہے

سلام (۲۵)

از۔ شاعرِ اہلبیتؑ جناب طالب جارچوی

مت سمجھنا نہیں ہے مومن دلِ دلگیر کی آواز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تنہا نہیں ہے مومنِ دلگیر کی آواز
کونین میں ہے ماتمِ شبیر کی آواز

دراصل یہ صدقہ ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا
باقی ہے جہاں میں جو یہ تکبیر کی آواز

پھیلا گئی دنیا میں برادر کے لہو کو
فریاد میں ڈوبی ہوئی ہمشیر کی آواز

جو صبح دہم سب نے سنی لحنِ اذاں میں
تھی سرورِ کونین کی تصویر کی آواز

تھی عابدِ بیمار کے قدموں کی یہ تاثیر
زنجیر سے آتی رہی تکبیر کی آواز

کیوں گونج ہے کونین میں فریاد کی ہر سو
تھی تیر کی آواز نہ، بے شیر کی آواز

دم بھر کو ٹھہر جا یہ کہا شمر لعیں سے
جس دم سنی شبیرؑ نے ہمشیر کی آواز

گھٹ گھٹ کے قضا کر گئی زنداں میں سکینہؑ
قیدی ہی رہی دخترِ شبیرؑ کی آواز

یاد آتا ہے طالب کو بہت عابدِ بیمار
سنتا ہے وہ جب بھی کہیں زنجیر کی آواز

ماتم (۳۶)

از۔ حامد حسین صاحب حامد

ٹالے دیتے غمِ شبیرؑ جو ٹالا جاتا

ٹال دیتے غمِ شبیرؑ جو ٹالا جاتا
دل کا کانٹا ہے یہ کس طرح نکالا جاتا

مرگِ اکبرؑ سے ملا خاک میں زینبؑ کا ریاض
دل سنبھالا ہے جو سنبھلتا تو سنبھالا جاتا

شہؑ کے انصار تھے پابندِ جہادِ صابر
ورنہ کیا بچ کے کوئی ایک رسالہ جاتا

تھا شیت کو فقط بخششِ امت کا خیال
ورنہ زور اجبرِ رسالت کا ڈالا جاتا

اس لئے شہ نے نہ دی جنگ کی بھائی کو رضا
ایک حملہ بھی نہ لاکھوں سے سنبھالا جاتا

باپ بیٹے کا تعلق تھا تو پھر بے اعجاز
پھل نہ برچھی کا کلیجے سے نکالا جاتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ختم ہو جاتا اگر سیدہ کے مصائب کا بیان
ہر محرم میں نہ یہ ذکر نکالا جاتا

طابع حکم خدا اپنا وجود اور عدم
حامدِ اس حکم کو ٹالے نہیں ٹالا جاتا

(۲۷)

سوائے فاطمہ زہرا نہیں کوئی زینبؑ

جناب وارث علی خاں صاحب سرشار لکھنوی

سوائے فاطمہؑ زہرا نہیں کوئی زینبؑ
کرے جو تجھ سے زمانے میں ہمسری زینبؑ

بچا یا دینِ نبیؐ کام کر گئی زینبؑ
کہیں حسینؑ بنی اور کہیں علیؑ زینبؑ

اسیر ہو کے سوئے شام جب چلی زینبؑ
نبیؐ کے دین کی دنیا بدل گئی زینبؑ

زمانہ روئے گا تا حشر اس مصیبت پر
وہ پیاس بچوں کی وہ تیری بے بسی زینبؑ

یہ داستانِ الم رہ گئی زمانے میں
شہید ہو گئے شبیرؑ لٹ گئی زینبؑ

بڑی مصیبتیں زہراؑ پہ بھی پڑیں لیکن
پڑی جو تجھ پہ کسی پر نہیں پڑی زینبؑ

یہی عقیدہ ہے سرشار کا زمانے میں
نہ کر سکا کوئی تیری سی رہبری زینبؑ

(۲۸)

نامِ حسینؑ تیری حد تک کافر دل بھی مسلماں ہے

جناب مہدی ظہیر صاحب۔ ضو لکھنوی

نامِ حسینؑ تیری حد تک کافر دل بھی مسلماں ہے
تو ہے ہر مذہب کی عقیدت تو ہر قوم کا ایماں ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی ثقافت سرمایہ ہائے حسینؑ اور وائے حسینؑ
سوز و گدازِ انسانیت، اپنی قوم گریاں ہے

شمع لئے یہ شبیر کی سرور پیش سوادِ فوجِ شام
ڈھونڈ ھنے یہ نکلے ہیں رن میں دیکھیں کوئی انساں ہے

دُھائی صحرائے عرب ئے اک تاریخ تشنہ لبی
ابراہیمؑ کرب و بلا ہے، اسمٰعیلِ عطشاں ہے

اُٹھتا گرتا پردہ ہے یا خیمہ اہلِ حرم کا لب
جس پہ برائے رُخصتِ اکبرؑ گاہ نہیں ہے گہہ ہاں ہے

قدموں سے سقّا کے لپٹ کر کہتی تھی سر موجِ فرات
مجھ کو خیمے میں لے چلیئے، پیاری سکینہؑ عطشاں ہے

رابطِ کتاب و عترت کا ہے ما بین صفین و شام
نیزوں پہ ہی آل کے سر ہیں نیزوں پہ ہی قرآں ہے

شہ کی نمازِ قربانی کا وقتِ فضیلت ہے عاشور
کر کے ادا رکعات بہتّر عصر کا سجدہ نازاں ہے

ضوؔ قرباں خوشی کے اُجالے اس غم کی تاریکی پر
شمع بجھائے چپ بیٹھا ہوں یادِ شامِ غریباں ہے

سلام (۲۹) از: جناب طالب جارچوی

وہ تیرا خلوص محکم وہ زمین کربلا کی۔

وہ تیرا اخلوص محکم وہ زمین کربلا
شہ ملی تنظیم اب تک ترے سجدۂ وفا کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas